بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

وَبَشِّرْ یَشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

۶ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۶ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴ جلد

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی اور چہرہ پر ورم کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ باوجود ناسازی طبع خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے خود پڑھا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ اور خون کا دورہ زیادہ بڑھ گیا ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں

افسوس بابو محمد رشید صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے پرسوں کلکتہ میں بعمر ۵۹ سال وفات پا گئے۔ آج بذریعہ گاڑی نعش یہاں لائی گئی۔ اور بعد نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

حروفِ ابجد سے اعداد نکالنا

عرض کی گئی کہ کیا پہلے زمانہ میں بھی لوگ حروف ابجد سے اعداد نکالتے تھے۔ یا اس زمانہ میں ہی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھ رہے تھے۔ کہ مدینہ کا ایک یہودی عالم کچھ اور یہودیوں سمیت وہاں سے گذرا۔ اور جب اس نے آپ کو یہ آیات پڑھتے سنا۔ تو اس نے اپنے ایک بھائی کو جو خود بھی یہودیوں کا بہت بڑا سردار اور عالم تھا بتایا کہ ہم فلاں جگہ سے گذر رہے تھے۔ کہ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو الٓمٓ پڑھتے سنا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ کیا تم نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ اس پر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ میرے ایک بھائی نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ کہ آپ کوئی سورت پڑھ رہے تھے جس کے پہلے الٓمٓ آتا ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں وہ کہنے لگا۔ تو پھر کوئی بات نہیں۔

الف	کا	ایک
لام	کے	۳۰
م	کے	۴۰

کل ۷۱ سال بنے ہیں آپ کا اگر غلبہ بھی ہوا۔ تو ۷۱ سال رہے گا۔ اتنا عرصہ ہم آپ کی ماتحتی کی مصیبت اٹھالینگے۔ آپ کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک اور الہام بھی ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ کیا آپ نے فرمایا الٓمٓصٓ کہنے لگا تو پھر

الف	کا	۱
لام	کے	۳۰
م	کے	۴۰
ص	کے	۹۰

کل ۱۶۱ سال بنے۔ یہ بھی کوئی بڑی مدت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے الٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ وہ حساب لگا کر کہنے لگا۔

الف	کا	ایک
ل	کے	۳۰
ر	کے	۲۰۰

کل ۲۳۱ سال بنے۔ آپ نے فرمایا مجھے الٓمٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ یہ سنکر وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ چلو یہاں سے یہ معاملہ تو مشتبہ ہوگیا ہے (فتح البیان مصری صفحہ ۲۱)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے بھی اعداد نکالے جاتے تھے۔ اور اس کا رواج عربوں سے ہی شروع ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سورۃ العصر سے اعداد نکالے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالےٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ سورۃ العصر کے حساب سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳ و صفحہ ۹۴)

مَیں نے بھی جب اس سورۃ پر غور کیا جو الٓمٓرٰ سے شروع ہوتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس سورۃ میں اسلامی تنزل کے ابتداء کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسلامی تنزل کا آغاز عین اسی سال ہوا۔ جو الٓمٓرٰ کے اعداد ہیں۔ الٓمٓرٰ کے اعداد ۲۷۱ بنتے ہیں۔ اور ۲۷۱ھ میں ہی دو ایسے خطرناک واقعات ہوئے۔ جو اسلام کی طاقت کو توڑنے کا موجب بن گئے۔ اس وقت مغرب میں سپین کی اور مشرق میں بغداد کی دو زبردست اسلامی حکومتیں تھیں۔ مگر ۲۷۱ھ میں ہی ایک طرف سپین کے بادشاہ نے پوپ سے معاہدہ کیا۔ کہ وہ اس سے ملکر بغدادی طاقت کا مقابلہ کریگا۔ اور دوسری طرف اسی سال کے قریب ہی بغداد کے بادشاہ نے روم کے بادشاہ سے معاہدہ کیا۔ کہ وہ دونوں مل کر سپین کی طاقت کا مقابلہ کریں گے۔ ان میں سے ایک نے تو بہرحال ۲۷۱ھ میں ہی معاہدہ کیا تھا۔ دوسرے نے ممکن ہے ۲۷۲ھ یا ۲۷۳ھ میں کیا ہو۔ بہرحال یہ پہلا تنزل تھا۔ جو اسلام میں شروع ہوا۔ اور جس میں دو بڑی اسلامی حکومتیں عیسائیوں کی مدد کے ساتھ ایک دوسری کو تباہ کرنے کے لئے کھڑی ہوگئیں۔

اسلام کی شان وشوکت کے متعلق رؤیا

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ نے عرض کیا۔ کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ آسمان پر ستاروں کے اندر نہایت خوبصورتی سے لکھا ہوا ہے کہ

اسمعوا صوت السماء جاء الولید الصالح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رؤیا سنکر فرمایا۔ مَیں جب حج کے لئے گیا تھا۔ تو وہاں مَیں نے اسلام کی شان وشوکت اور اس کے غلبہ کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کیں۔ ایک دن میں نے رؤیا میں دیکھا کہ آسمان پر بڑے خوبصورت رنگ میں جیسے ستاروں سے حروف بنے ہوتے ہیں لکھا ہوا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تمام جو ان الفاظ سے بھرا پڑا تھا۔ اور ایسا خوبصورت لکھا ہوا تھا جیسے پرانی عمارتوں پر خوبصورتی کے ساتھ بعض آیتیں وغیرہ لکھی ہوتی ہیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

یا جیسے ٹوپیوں پر بعض لوگ نقش ونگار کرتے ہیں۔ یہ ایک عجیب روحانی منظر تھا جو میں نے دیکھا۔

سورہ یوسف میں عورتوں کے ہاتھ کاٹنے کا ذکر

فرمایا۔ کسی نے سوال کیا ہے کہ سورہ یوسف میں جو قطعن ایدیھن کے الفاظ آتے ہیں۔ اس کے متعلق تفسیر کبیر میں میں نے یہ لکھا ہے کہ

"اس کے دو معنے ہوسکتے ہیں ایک تو یہ کہ اُن کی سادگی اور شرافت کے نظارہ میں ایسی محو ہوئیں کہ بعض کے ہاتھوں کو چھریوں سے زخم لگ گئے اور یہ بھی مراد ہوسکتی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے دانتوں میں انگلیاں حیرت سے دبائیں کہ کیا ہم ایسے شخص کا نام اس طرح لیتی ہیں چنانچہ عربی میں عض الانامل انگلیوں کو دانتوں سے کاٹنے کا محاورہ حیرت کے معنوں میں آتا بھی ہے۔" (صـ۳۰۷)

مگر قرآن کریم کی اسی سورۃ میں اُن عورتوں کے متعلق یہ آتا ہے کہ انہوں نے مکر کیا۔ پھر ان دونوں باتوں کا آپس میں جوڑ کیا ہوا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق مکر کیا تھا۔ تو یہ کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ کہ اُن پر حضرت یوسف علیہ السلام کی نیکی اور شرافت کا اثر ہوگیا ہو۔

ہمارے بعض نوجوانوں میں یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔ کہ وہ پورے غور اور فکر سے کام نہیں لیتے۔ اعتراض وہاں ہوتا ہے۔ جہاں دونوں مضمون ایک ہوں۔ لیکن اُن کے معنوں میں اختلاف ہو۔ مگر یہاں تو دونوں مضمون الگ الگ ہیں جہاں انگلیاں کاٹنے کا ذکر ہے۔ وہاں اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دشمن عورتوں نے بھی آپ کی پاکیزگی کا اقرار کیا اور جہاں مکر کا ذکر ہے۔ وہاں اُن عورتوں کی شرارت کا ذکر ہے اور یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص دشمن ہو مگر دوسرے وقت کسی خوبی کا اقرار کرنے پر بھی مجبور ہوجائے مثلاً ابھی جو حدیث میں نے بیان کی ہے۔ اُس میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے چلے گئے تو اُن میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی سے پوچھا بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے اس نے کہا پہلے تم اپنی رائے بتاؤ۔ وہ کہنے لگا میری رائے میں تو یہ شخص سچا ہے۔ اُس نے یہ جواب سنکر کہا میری بھی یہی رائے ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا تو پھر کیا ارادہ ہے۔ اس نے کہا سچا ہو یا نہ ہو ہم نے بہرحال اس کو ماننا نہیں۔ تو اقرار شرافت اور چیز ہے۔ اور شرارتیں کرتے رہنا اور چیز ہے کسی وقت دشمن بھی نیکی کا اقرار کر لیتا ہے گو عام طور پر شرارتیں بھی کرتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سازش قتل کا ذکر

مولوی عمر الدین شملوی جو اب مرتد ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ہی ایک دفعہ سنایا کہ میری احمدیت کا موجب یہ واقعہ ہوا۔ کہ میرے والد چونکہ اہلحدیث تھے اس لئے وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے خاص تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے مجھے بھی ان سے ملوایا ہوا تھا یا ملنے کے لئے کہا تھا ایک دفعہ میں ان سے ملنے گیا۔ وہاں حافظ عبد الرحمن بھی آ گئے۔ جن کی کتاب اطرف ہمارے مدرسوں میں بھی پڑھائی جاتی ہے دونوں نے آپس میں باتیں شروع کر دیں۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی اشتہار شائع کیا تھا۔ حافظ عبد الرحمن اس کا ذکر کرکے کہنے لگے اس فتنہ کا ازالہ ہونا چاہئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا ہم نے تو بہت کوشش کی ہے مگر کچھ بنتا نہیں۔ عبد الرحمن کہنے لگا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ اگر وہ باتوں سے مغلوب نہیں ہوسکتا تو اسے مروا دیا جائے۔ تاکہ یہ قصہ ختم ہو۔ اس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کہنے لگے حافظ صاحب آپ کو پتہ نہیں۔ لوگ یہ بھی کئی دفعہ زور لگا چکے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہیں بنا۔ تو یہ اقرار تھا جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کیا۔ کہ لوگوں نے مرزا صاحب کو مٹانے کی بڑی کوشش کی مگر سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ لیکن دوسری طرف انہوں نے مخالفانہ کوششوں میں بھی کمی نہیں کی۔

اقرار پاکیزگی کا مطلب

تو اقرار پاکیزگی کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اقرار کرنے والوں کا اپنا نفس بھی پاک ہوگیا ہے۔ ایک جگہ اُن عورتوں کی گندگی کا ذکر ہے اور دوسری جگہ ان کی حیرت کا ذکر ہے یا اس بات کا کہ وہ آپ کی نیکی اور شرافت کے نظارہ میں ایسی محو ہوئیں کہ اُن میں سے بعض کے ہاتھوں کو چھریوں سے زخم لگ گئے۔ یہ دعوت اسی نے کی تھی جس کا نام لوگوں نے زلیخا رکھا ہوا ہے۔ اُس نے ان عورتوں کو دکھا دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بہت نیک ہیں۔ مگر باوجود اس کے اسی زلیخا نے آیا آپ کو ورغلانے کی کوشش کی تھی یا نہیں۔ تو اگر دوسری عورتوں نے بھی اسی طرح باوجود اُن کی شرافت کا اقرار کرنے کے دوسرے وقت اُن کے خلاف کوئی تدبیر کی تو اس میں اختلاف کونسا ہوگیا۔ یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ اور ان میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ یہ باتیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

اخبار احمدیہ

اضافہ وصیت

(۱) امیر احمد صاحب مؤذن مسجد مبارک قادیان نے بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۸ کی وصیت کی ہے۔ (۲) مکرمی انور احمد صاحب کلکتہ نے پہلے ۱/۱۰ کی وصیت کی تھی اب ۱/۸ کی کردی ہے۔ دوسرے موصی احباب کو اس قربانی میں حصّہ لینا چاہئے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

منگلور کے دو احمدی بھائیوں کے لئے درخواست دعا

منگلور سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر اُڈیاور نامی ایک چھوٹا سا گاؤں واقع ہے جہاں صرف دو احمدی رہتے ہیں۔ حال ہی میں وہاں کے قاضی۔ خطیب۔ مدرس اور پٹیل وغیرہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو مسجد میں جمع کر کے احمدیت کے متعلق بہت اشتعال دلایا۔ کہ وہ ان دو احمدیوں سے بائیکاٹ کردیں۔ اور جہاں تک ہوسکے۔ انہیں تکلیف دیں۔ علاوہ اس کے عوام سے یہ بھی کہا گیا کہ انہیں اگر قتل بھی کر دیں تو باعث ثواب ہوگا۔ لہذا احباب جماعت ان دو آفت رسیدہ بھائیوں کی سلامتی اور حفاظت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار یوسف حسین سکرٹری انجمن احمدیہ منگلور

دعائے مغفرت

(۱) طبی حلقہ میں بالخصوص اور حلقہ احباب میں بالعموم یہ خبر نہایت رنج و افسوس سے سنی جائیگی کہ لاہور کے کہنہ مشق اور نامور طبیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حکیم مرزا فیض احمد صاحب احمدی مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۴ء اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار حکیم مرزا محمد یحییٰ احمدی منیجر حامی الصحت چھتہ بازار لاہور۔ (۲) میری اہلیہ صاحبہ بچی کی پیدائش سے بیمار ہوکر فوت ہوگئی ہیں۔ مرحومہ نے پانچ خورد سال بچے چھوڑے ہیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بچوں کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار (ڈاکٹر) فرزند علی صادق از رحیم یار خان (۳) میرے والد مولوی عبد الحق صاحب ساکن سیدوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اپنے مالک حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشارت احمد (۴) مستری غلام محمد صاحب مرحوم کی لڑکی فاطمہ بیگم صاحبہ فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ کے چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ خاکسار محمد عاشق از بھینی شرقپور (۵) میری رفیق حیات بمقام دہلی قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہے۔ احباب اسکی مغفرت کی دعا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں مرحومہ میری ۱۴ سالہ رفیق زندگی تھی سید محمد سعید ڈسٹرکٹ انفیسر سکنہ سیدہ ضلع گوڑگانوہ۔ (۶) میرے والد میاں نظام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور بہت مخلص صحابی تھے فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار برکت علی بنگلی (۷) میری اہلیہ امۃ الرسول صاحبہ ۳ دسمبر ۱۹۴۴ء کو دو دن کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ مرحومہ نہایت ہی نیک تھیں۔ سلسلہ کے لئے بہت ہی اخلاص رکھتی تھیں۔ مرحومہ چھ بچے چھوڑ گئی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ کریم آئندہ ابتلاؤں سے محفوظ رکھے اور اسے جنت الفردوس جوار رحمت میں جگہ دے اور اسکے بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار مبارک اسماعیل چک جھمرہ

(۸) مکرمی سید نثار احمد صاحب سید انوالی ضلع سیالکوٹ کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت اُن کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خورشید احمد مجاہد۔

؟ ؟ ؟

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

س ۱۔ خدا تعالےٰ نے جو رحیم و کریم ہے ہمارے لئے بیماریاں اور مصیبتیں کیوں پیدا کی ہیں؟

ج۔ تکمیلِ نفوسِ انسانی کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔ کہ ہر انسان مصائب اور تکالیف میں سے گزرے۔ اور یہ تکمیل اور تربیت اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تکالیف کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہو۔ اور ساری عمر کچھ نہ کچھ جاری رہے۔ یہ تو ایک بڑی وجہ ہے۔ باقی کئی اور وجوہات ہیں۔ جو اس سے کم درجہ پر ہیں۔

س ۲۔ ہم لوگ جو عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت کیونکر سمجھ سکتے ہیں؟

ج۔ آپ عربی نہ جانتے ہوئے بھی ایک بات صرف ترجمہ سے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی اس کی ایک خوبی یہ ہے۔ کہ سورتوں کے خواتیم میں عموماً ان سورتوں کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اور وہ (ترجمہ میں بھی) ادائے بیان کے لحاظ سے نہایت پُر زور اور پُر اثر ہوتا ہے۔ گویا ساری تان وہاں آکر ٹوٹتی ہے۔ اور یہی بات تمام فصیح و بلیغ لیکچرار اور خطیب اختیار کرتے ہیں۔ آپ بڑی سورتوں کے خواتیم یعنی آخری حصوں کا ترجمہ ہی پڑھ کر دیکھ لیں۔ کہ وہ کس قدر پُر شوکت اور پُر عظمت ہیں۔ اسی ایک بات سے آپ فصاحت و بلاغت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ نماز کے امام عموماً سورتوں کے آخری رکوع جہری نمازوں میں پڑھا کرتے ہیں۔

س ۳۔ انبیاء کی وحی اور دوسرے لوگوں کی وحی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

ج۔ ہلدی کی گرہ وہی چوہے کے پاس ہوتی ہے وہی عطار کے پاس۔ اسی طرح وحی وہی ہوتی ہے۔ خواہ نبی کو ہو خواہ ولی کو۔ عام لوگوں کو ہو یا کافر کو (جیسے جون آف آرک کو بھی ایک دنیاوی ظلم مٹانے کے لئے ہوئی تھی یا ایڈیسن امریکہ کے موجد کو ایجادات سائنس کا الہام ہوتا تھا) فرق صرف یہ ہے۔ کہ نبی کی وحی بکثرت ہوتی ہے۔ اور اس میں پیشگوئی بھی بکثرت ہوتی ہے بلحاظ کیفیت و کمیّت کے نبی کی وحی ہمیشہ ہی رحمانی ہوتی ہے۔ اور اکثر حصہ اس کا خداشناسی اور الٰہیات کے متعلق ہوتا ہے۔ دوسروں کی شیطانی اور نفسانی بھی ہوتی ہے۔ مگر جب خدا کی طرف سے ہو۔ تو اپنے ظرف کے مطابق سب کو ایک ہی قسم کی ہوتی ہے۔ ورنہ پھر سوائے انبیاء کے دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ نہیں رہتا۔

س ۴۔ حیا کی بہت تعریف سننے میں آئی ہے۔ مگر اس سے اکثر نقصان ہی دیکھا ہے۔

ج۔ جھجک اور چیز ہے اور حیا اور چیز جھجک کمزوری ہے۔ اور حیا نیک خلق۔ پس دونوں کو نہ ملائیے۔

س ۵۔ وحی و الہام ہمیشہ زبان پر ہی جاری ہوتا ہے۔ یا اور طرح بھی ہوتا ہے؟

ج۔ خدا کا الہام انسان کے دل پر، دماغ پر، خیال پر۔ تصوّر پر۔ فکر پر۔ حافظہ پر۔ حرکات پر بصیرت پر۔ تقریر پر۔ تحریر پر۔ اور ہر دیگر عضو انسانی پر نازل ہو سکتا ہے۔ مثلاً زبان کے علاوہ کان ذائقہ نظر اور لمس وغیرہ پر۔ پھر الہام ہر طرح کا ہر انسان پر نازل ہو سکتا ہے حتیٰ کہ حیوانوں وا لا بھی۔ صرف قلت کثرت کا فرق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو خوب کھولا ہے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

س ۶۔ یہ آدم کے بھول جانے کا کیا قصہ ہے۔ خدا کہے اور آدم اتنی جلدی بھول جائے اور ممنوعہ شجر کھالے!

ج۔ آپ کے ذہن میں اس قصہ کی شکل یوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ دربار الٰہی میں فرشتے آدم کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر لائے۔ اور خدا نے اسے سخت جلال میں فرمایا۔ کہ خبردار فلاں شجر کے پاس نہ جائیو۔ ورنہ سخت سزا پائے گا۔ اگر ایسا ہوتا تو واقعی آدم نہ بھولتا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ وہ ایک رؤیا تھی حضرت موسےٰ سے پہلے اکثر رؤیا میں خدا اپنی وحی نازل کیا کرتا تھا۔ اور رؤیا و الہام کو انبیاء اور مومنین ہمیشہ سے بھولتے رہے ہیں۔ اور رؤیا تعبیر طلب بھی ہوتی ہے جنگ احد کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رؤیا ہوئی۔ کہ اس لڑائی میں بہت سے صحابہ شہید ہونگے۔ اور مسلمانوں کو بہت تکلیف پہنچے گی۔ اس پر آپ کا ارادہ ہوا۔ کہ مدینہ کے اندر ہی بیٹھ کر لڑیں۔ مگر بعض نوجوانوں نے نہ مانا۔ اور باوجود وحی کے حضور نے ان لوگوں کی بات مان لی۔ اور تکلیف اٹھائی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود ساری عمر قرآن پڑھتے رہے۔ مگر عبد الرحیم خان کی بیماری کے لئے دعا کے وقت بھول گئے کہ من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ بھی کوئی قرآنی آیت ہے۔ پس ہر شخص بھول سکتا ہے۔ اور آدم سے بھی یہی ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا مقصد یہ ہے۔ کہ بندہ بیدار رہے۔ اس لئے وہ بعض نسیان اور غفلت کے بدلہ میں تکلیف بھی اٹھاتا ہے اسی وجہ سے یہ دُعا مانگی جاتی ہے۔ کہ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا پس آدم کا بھی شجرہ ممنوعہ کھالینا کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ ایسے واقعات آدم کے وقت سے ہر نبی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت موسےٰ باوجود خضر کی تاکید کے تین دفعہ بھولے (لا تؤاخذنی بما نسیت) اور سلیمان انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ تو سو کامل لڑکوں کی جگہ ایک ناقص لڑکا پیدا ہو

س ۷۔ وہ شجرہ ممنوعہ کیا تھا۔ گندم یا کچھ اور یا شجرہ کے معنے ہی کچھ اور ہیں؟

ج۔ غالباً کھانے کا درخت ہی ہوگا کیونکہ ذاقا اور اکلا کے الفاظ موجود ہیں۔ گندم تو حلال طیب اور انسانی رزق ہے۔ شاید وہ کوئی نشہ آور عقل مارنے والا یا مسکر درخت ہوگا۔ کیونکہ نشہ میں ہی آدمی ننگا ہو جاتا ہے جس طرح آدم حوّا کے ذکر میں آتا ہے۔ کہ بدت لھما سوأتھما۔ شجر انگور بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس میں سے شراب بنائی جاتی ہے۔ خود شجرہ کے کھانے سے نشہ نہیں پیدا ہوتا۔ بظاہر تو بھنگ، دھتورہ، پوست میں سے کوئی ہو سکتا ہے، آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور یہ جو اعتراض ہے، کہ شیطان نے ان کو کہا کہ تم یہ کھا کر فرشتے بن جاؤ گے۔ یا عمر لمبی ہو جائیگی۔ سو آجکل کے شیاطین بھی یہی کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض پیر اور صوفی یہ نشے استعمال کرتے ہیں۔ محویت اور استغراق کے لئے اور اپنے تئیں اس ترنگ میں فرشتہ یا خدا رسیدہ کہتے یا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح نشہ باز یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ نشوں سے زندگی بڑھتی ہے۔ اور صحت اچھی رہتی ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

س ۸۔ خدا کو ہم لوگ تُو کہکر کیوں پکارتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے بزرگوں کو آپ وغیرہ الفاظ کہتے ہیں۔ کیا قادر اور اکیلا ہونے کی وجہ سے ہے؟

ج۔ خدا کے لئے تُو کا لفظ استعمال کرنا اس کے قادر اور واحد ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اسکی دو وجوہ ہیں (۱) ایک یہ کہ ہمیشہ سے ہر قوم اور مذہب کی زبان میں یہی رواج چلا آیا ہے۔ کہ خدا کو تو کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انگریزی زبان میں بھی جہاں تُو کا لفظ بالکل متروک ہے۔ اس میں بھی خدا کو صیغہ واحد حاضر ہی میں مخاطب کیا جاتا ہے۔ سو یہ قدیم مذاہب اور اسلامی دنیا دونوں کا متفقہ رواج ہے۔

(۲) دوسری اور اصل وجہ یہ ہے۔ کہ خدا کے لئے تُو کا لفظ سخت بے تکلفی از حد محبت اور کامل یگانگت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسروں سے ہیں پھر بھی ایک قسم کا لحاظ تکلف اور حجاب ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ان کے لئے "آپ" یا دوسرے لحاظ اور بزرگی والے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مگر بندہ اور خدا کے درمیان کوئی پردہ کوئی حجاب کوئی لحاظ اور کوئی دوئی اور مناجات اور دُعا کے وقت نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے تُو ہی لطف دیتا ہے۔ اور یہی موزوں ہے۔ لیکن اگر کسی کو خدا کے متعلق جناب، حضور، آپ وغیرہ کے الفاظ اچھے لگتے ہیں۔ تو بے شک استعمال کریں۔ کوئی ممانعت نہیں ہے۔

س ۹۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمام مخلوقات کے ساتھ شفقت اور ہمدردی سے پیش آؤ۔ اب اگر ہم سانپ بچھو وغیرہ کو مار ڈالیں۔ تو کیا ہم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ج۔ یہ حکم قرآن کریم میں تو نہیں ہے۔ گاندھی جی کا فلسفہ ہو تو ہو۔ اسلام تو موذی اور خطرناک جانوروں کو مارنے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ لوگ ان کی ایذا سے بچیں اور غذا کے طور پر بہت سے جانوروں کے کھانے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ جانور تو الگ رہے۔ قاتل فسادی باغی اور سخت فتنہ پرداز لوگوں کو مارنے یا ان سے لڑنے کا ارشاد بھی اس میں موجود ہے۔ سر میں جوئیں یا زخموں میں کیڑے پڑ جائیں۔

وکوئی بیہودہ فوف ہی ہوگا۔ جو اُن پر رحم اور شفقت کرے۔ زہریلے جانوروں کو تلف کرنا تو ثواب ہے۔ اقتلوا الموذی قبل الایذاء تو نہایت عقل کی بات ہے۔ اور اسلام عقل اور فائدہ کی بات ہی سکھاتا ہے۔ ہاں جہاں مخلوقات پر شفقت کا حکم ہے۔ وہاں یہ مراد ہے کہ ظلم نہ کرو۔ مثلاً سانپ کو بیشک مار ڈالو مگر اسے کسی پنجرہ میں بند کر کے اذیت دیتے رہنا ناجائز ہے۔ اور دوسری مراد یہ ہے۔ کہ موذی کے سوا جو مخلوق ہے۔ اسے بلاوجہ تباہ نہ کرو۔ مگر سانپ بچھو کے لئے تو یہاں تک حکم ہے۔ کہ نماز پڑھتے میں نظر آجائے تو اسی وقت نماز میں ہی اسے مار دو۔ ورنہ وہ کسی انسان کی جان لے لیگا۔

س ۱۰ ۔ ڈاڑھی رکھنا مسنون ہے لیکن عورت کے نکل آئے تو وہ کیا کرے کیا اُسے بھی ڈاڑھی رکھنے کا حکم ہے؟

ج ۔ ڈاڑھی قدرت نے مرد کو دی ہے۔ تا وہ اس کے لئے زینت رعب دبدبہ اور وقار کا باعث ہو۔ برخلاف اس کے عورت کو اس لئے نہیں دی کہ اُسے حُسن نزاکت اور خوبصورتی کی ضرورت ہے۔ اگر اتفاقاً کسی عورت کے ڈاڑھی نکل آئے تو وہ بیماری ہے اس کا علاج چاہیئے۔ یعنی اور عورتوں کی طرح اپنی شکل بنالے خواہ مونڈ کر خواہ بال صفا پوڈر سے۔ مگر مرد کے لئے قدرت اور شریعت دونوں نے ڈاڑھی کو موزون ٹھہرایا ہے۔ مرد کے لئے "کھودا" ہونا عیب اور مرض ہے۔ اسے علاج کرنا چاہیئے کہ اس کی ڈاڑھی مونچھ نکل آئے۔ برخلاف اس کے عورت کے چہرہ پر بال اُگ آئیں تو اسے صاف کرنے ضروری ہیں۔ ڈاڑھی کا حکم مرد کے لئے ہے۔

س ۱۱ :- اسلام میں ذات پات کی کیا اصل ہے؟

ج :- جس طرح ہندوؤں میں برہمن چھتری ویش۔ اور شودر چار ذاتیں ہیں۔ اسی طرح اسلام نے بھی چار ذاتیں مقرر فرمائی ہیں۔ اور وہ ہیں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح اور حسب آجکل کی اصطلاح میں روپیہ کو کہتے ہیں۔ اور نسب ہم سب کا آدم سے ملتا ہے۔ اور میرے نزدیک لِدِینِهَا سے مذہب اور اخلاق دونو مراد ہیں۔ مگر رواجاً اُس لڑکی کی ذات اس ملک میں سب سے اعلیٰ سمجھی جاتی ہے جو جہیز بہت لائے۔

س ۱۲ :- کیا جماعت احمدیہ کا کوئی فرد بطور تجارت سینما چلا سکتا ہے۔ یا نہیں یا سینما میں بطور ملازم رہ سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۔ اس سوال کا مستند پبلک جواب نہیں دے سکتا ہوں۔ نہ مفتی سلسلہ۔ بلکہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ آپ حضور ایدہ اللہ سے دریافت کرلیں۔ البتہ اس قدر ہر شخص جانتا ہے کہ سینما اور ٹاکی بذات خود بُری چیزیں نہیں بلکہ اشاعت علم کا ایک بڑا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ لیکن جو آج کل سینما کا حال ہے اس کا نتیجہ ہے کہ بیحیائی جرائم اور فواحش اس سے پھیلتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ منع کیا گیا ہے۔ خالص علمی سینما کی جن میں یہ عیب نہ ہوں ممانعت نہیں ہے بلکہ جنگ کے متعلق سینما بیس قادیان میں باجازت حضرت امیر المومنین ریلوے اور فوجی حکام نے پبلک کو دکھایا۔ مگر جو سینما بطور تجارت کے چلتے ہیں ان میں اکثر حصہ مخرب اخلاق ہوتا ہے۔ اور جو بھی فحشاء کی اشاعت میں حصہ لیتا ہے۔ وہ اچھا نہیں کرتا۔ اور اپنے تقویٰ کو برباد کرتا ہے۔

س ۱۳ :- برتھ کنٹرول جائز ہے یا ناجائز؟

ج :- ضرورت حقہ یعنی صرف بیوی کی صحت کے لئے جائز ہے۔ نیت نیک ہو۔ اور ابتغاءً لمرضات اللّٰہ ہو۔ بیوی کی اجازت سے ہو۔ ڈاکٹر کے تاکیدی حکم سے ہو اور کم سے کم عرصہ کے لئے ہو۔ یعنی جب تک اس کی حقیقی ضرورت باقی رہے۔ مالی تنگی کے لئے قطعاً اجازت نہیں۔

س ۱۴ :- برتھ کنٹرول کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟

ج :- فائدہ ایک ہی ہے کہ بچہ پیدا نہ ہو بدچلنوں کا فائدہ یہ ہے کہ بدکار عورت کو حمل نہ ہونے پائے۔ برتھ کنٹرول کے یہ نقائص ہیں۔ کہ اس کے رواج سے زناکاری پھیلتی ہے۔ اور بدکاری پر جرأت پیدا ہو جاتی ہے اولاد کی طرف سے بے رغبتی اور ذاتی تعیش کی طرف میلان۔ اس کا نتیجہ ہیں۔ دنیا کی رونق قوم و ملت کی کثرت اور انی مکاثر بکم الامۃ کے منشا کی طرف سے بے پرواہی ہو جاتی ہے۔ نیز حمل و رضاعت کے کم ہو جانے سے بھی بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ کثرت جماع کی رغبت جو حمل اور رضاعت سے دبی رہتی ہے۔ زور مارتی ہے۔ برتھ کنٹرول کرنے والے ہر مجامعت سے پہلے اسکی تیاری میں غیر فطرتی گھناؤنے اور عیاشوں والے افعال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کبھی ربڑ کی تھیلیاں استعمال کر رہے ہیں کبھی PESSARIES پیسریاں ٹھونس رہے ہیں کبھی ڈوش کا انتظام کر رہے ہیں غرض مکدر مزا۔ گھناؤنے افعال اور گناہ کی لذت میں مصروف رہتے ہیں۔ برتھ کنٹرول کرنا عموماً اُمراء ہی کی کرتوت ہے۔ یہ صرف بہانہ ہے کہ بچوں کی صحت کے لئے برتھ کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جب ایک دفعہ اس کی چاٹ لگ جاتی ہے۔ (جیسے اکثر گناہوں میں ہوتا ہے) تو مرد اور عورت دونو کی صحت بلکہ اخلاق پر بھی اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔

س ۱۵ :- حدیث میں ہے کہ مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور ایک میں شفا ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں؟

ج :- مجھے اس کا ذاتی طور پر تو تجربہ نہیں ہے۔ لیکن دیکھی سُنی بات بتا دیتا ہوں۔ اگر کوئی شخص اتفاقاً مکھی کھا جائے تو عموماً اسے کھایا پیا قے ہو جاتا ہے۔ یہ ہے اس کے زہر کا مظاہرہ اور اکثر لوگ اس بات کو جانتے ہیں۔ اب لیجئے شفا اور تریاق کا مظاہرہ جن بچوں کو مسان یا دِق شیرخوارگی یعنی پسلی والی سِل کی بیماری ہو جاتی ہے۔ انہیں ایک مکھی روزانہ گڑ میں لپیٹ کر بطور علاج کھلایا کرتے ہیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا نسخہ ہے اور طب کی کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔ جسے بہت سے لوگوں کو میں نے عمل میں لاتے اور بہت سے بیمار بچوں کو اس سے اچھا ہوتے بھی دیکھا ہے زیادہ تفاصیل مجھے معلوم نہیں۔ مگر یوں کہہ سکتے ہیں کہ مکھی میں شفا موجود ہے۔ اور ساتھ ہی ایک زہر بھی موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آنے والا زمانہ مزید روشنی اس پر ڈالے۔

س ۱۶ :- مولوی لوگ یہ اعتراض بار بار کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حج نہیں کیا۔

ج :- آپ ان کو کہدیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی۔ اگر وہ کہیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال کبھی جمع نہیں ہوا اور اس طرح آپ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ تو آپ بھی کہدیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی حج کی استطاعت نہ تھی (وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ یعنی حج اس پر فرض ہے جس کو استطاعت ہو) اور آپ کیلئے حج کی شرائط مثلاً امن کا ہونا صحت کا ہونا۔ پوری نہ ہوتی تھیں۔ اور بیت الحرام باوجود اپنی حرمت کے حضور کو امن دینے کیلئے تیار نہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو اس وقت تک حج نہیں کیا تھا جب تک خود مکہ کو فتح کر کے وہاں امن قائم نہ کر لیا حالانکہ حدیبیہ اور اس کے ایک سال بعد بھی آپ مکہ گئے۔ مگر اہل مکہ کی روک کی وجہ سے آپ نے حج ادا نہ فرمایا۔ اس سے بڑھ کر روک اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے موجود تھی۔ پھر ان پر کیا اعتراض؟

مقررہ شرح سے کم چندہ دینے والے افراد

کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر وہ اب پوری شرح سے یعنی ایک آنہ فی روپیہ ماہوار آمد کے حساب سے چندہ دیں۔ یا اپنے مخصوص حالات بیان کر کے مقامی جماعت کے توسط سے درخواست دے کر کم چندہ دینے کی اجازت نظارت بیت المال سے حاصل کریں۔ ورنہ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور برائے سزادہی پیش کئے جائینگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسوقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے چندہ مالی قربانیوں کی تحریکیں مثلاً تراجم القرآن کی تحریک۔ تحریک جدید دور ثانی جماعت کے سامنے پیش ہیں۔ اور احباب جماعت بڑھ چڑھ کر اسمیں حصہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان نفلی تحریکوں میں حصہ لینے کے سبب ان کو لازمی چندوں کی ادائیگی میں غفلت یا کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حضور خود اسبات کو ناپسند فرماتے ہیں۔ کہ فرضی چندوں کو پس پشت ڈال کر یا اسمیں سستی کر کے ان نفلی تحریکوں میں حصہ لیا جائے۔

ناظر بیت المال

یورپ میں تبلیغ احمدیت کے لئے بنیادی امور

لنڈن میں عید الاضحیٰ ۲۶ نومبر بروز اتوار منائی گئی۔ بعض دوست برائٹن۔ ولنگٹن۔ ناٹنگھم اور ڈگنیہم سے نماز میں شامل ہوئے۔ حاضری گذشتہ عیدوں کی نسبت سے زیادہ تھی۔ اس عید کے موقعہ پر میں نے جو خطبہ پڑھا۔ وہ ایسے امور پر مشتمل تھا۔ جو میرے نزدیک یورپ میں ہماری تبلیغ کے لئے بطور بنیاد کے ہیں۔ اور اگر ہم ان کے خلاف کوئی اور طریق اختیار کریں گے۔ تو ہمیں حقیقی کامیابی کبھی نصیب نہ ہوگی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اسے قدرے اختصار کے ساتھ الفضل میں شائع کرا دوں۔

دو گذشتہ سالوں کی عید الاضحیٰ کے موقعہ پر میں اپنے خطبات میں حج کے روحانی اور مادی فوائد کا ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اس دفعہ اس خیال سے کہ شاید یہ میرا عید کے خطبات میں سے آخری خطبہ ہو۔ میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ پیغام پہنچا دوں۔ جو حضور نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیا تھا۔ وہ پیغام ایک اہم پیغام ہے۔ اگر افراد اور قومیں اس پر کاربند ہوں۔ تو وہ نہایت امن اور خوشحالی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام

میں نے بتایا۔ کہ عرب حج کے مہینوں کو اور ان میں سے خاصکر ایام حج کو نہایت عزت و تقدیس کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اسلام سے پہلے گو وہ آپس میں لڑاتے رہتے تھے۔ لیکن جب عزت والے مہینوں میں سے پہلے ماہ کا چاند دیکھ لیتے۔ تو سب عرب میں امن ہو جاتا۔ اور تمام جنگیں موقوف کر دیتے۔ اور ہر کوئی بلا خوف و خطر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا تھا۔ اسی طرح مکہ کو وہ ہمیشہ میدان جنگ بنانے سے اجتناب کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام عید میں منیٰ کے وسط میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر حاضرین کو خطاب کیا۔ اور فرمایا۔ "اے لوگو میری بات توجہ سے سنو۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس سال کے بعد پھر مجھے کبھی اس جگہ تمہارے ساتھ حاضر ہونے کا موقعہ ملیگا۔ جانتے ہو۔ کہ یہ مہینہ کونسا ہے۔ یہ شہر کونسا ہے۔ اور یہ دن کونسا ہے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کوئی نیا نام دیں گے۔ جواب دیا۔ خدا اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ حج کا مہینہ نہیں۔ کیا یہ خاص شہر (مکہ) نہیں۔ کیا یہ قربانی کرنے کا دن نہیں۔ جس کا انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا۔ یعنی تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزت و آبرو تم میں سے ایک دوسرے پر ایسے ہی مقدس ہیں۔ جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس عزت والے مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں مقدس ہے۔ حضور نے ان الفاظ کو بار بار دوہرایا۔ اور حکم فرمایا کہ وہ حاضرین جنہوں نے اس پیغام کو سنا ہو۔ ان کا فرض ہے۔ کہ یہ پیغام ان سب غیر حاضرین کو پہنچائیں۔ جنہوں نے اس پیغام کو نہیں سنا۔ اس طرح اسکی اشاعت کا حکم فرما کر گویا حضور نے تاکید فرمائی۔ کہ ہر مسلمان کو اس پیغام کا جاننا ضروری ہے۔

اس پیغام میں تین چیزوں کی تقدیس اور حرمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جان۔ مال اور آبرو۔ اگر غور کیا جائے۔ تو شخصی اور قومی جنگوں کا باعث ان تین چیزوں کی تقدیس اور حرمت کو توڑنا ہی ہوتا ہے۔ جو قومیں ظالمانہ طور پر جنگ برپا کرتی ہیں ان کا مقصد یا تو ایک ناکردہ گناہ کے خون کو بہا کر اپنے ماتحت کرنا ہوتا ہے۔ یا دوسرے کی پراپرٹی پر بیجا قبضہ اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا یا بیجا طور پر دوسرے کی عزت کو پامال کر کے اپنی شان و افضلیت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ اگر ان تین چیزوں کی تقدیس اور حرمت کو صحیح طور پر قائم کیا جائے تو اس سے حسد۔ دشمنی۔ ڈاکہ۔ غیبت۔ گالی دینا نفرت۔ بددیانتی ظلم وغیرہ گناہ صفحۂ زمین سے بالکل مٹ جائیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد روحانی و مادی دونوں طور پر مفید ہے۔ لہٰذا آئندہ تمہارا شعار یہ ہونا چاہیئے کہ ہر شخص کی جان۔ مال اور آبرو مقدس اور محفوظ ہے۔

دوسری نصیحت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس الوداعی تقریر میں فرمائی۔ وہ اخوت کے متعلق تھی۔ فرمایا اے لوگو غور سے سنو۔ یاد رکھو۔ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تم سب برابر ہو۔ اور تم ایک برادری ہو۔ اس نصیحت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قومی تفاخر اور نسلی امتیاز کو مٹا دیا۔ ہر ایک مسلمان چاہے وہ بادشاہ ہو یا فقیر۔ افریقن ہو یا فرانسیسی عرب ہو یا اٹالین۔ ہندوستانی ہو یا انگریز وہ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ حج کے موقعہ پر جب مختلف ممالک کے مختلف زبانیں بولنے والے مسلمان ایک رنگ کے سادہ لباس میں ملبوس ایک زبان میں خدا کو یاد کرتے ہیں۔ تو وہ اخوت کا ایک نہایت دلچسپ منظر ہوتا ہے جب حقیقی اخوت مسلمانوں سے گم ہونے کو تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس اخوت کے احیاء کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس لئے یاد رکھو۔ کہ تم انگریز ہو یا ہندوستانی یا کسی اور قوم یا ملک سے تعلق رکھتے ہو۔ تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو۔ اگر تم میں سے کوئی دوسرے پر سبقت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ تقویٰ اور راستبازی اور قربانی کے ذریعہ حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔

یاد رکھو تکبر بہت بری چیز ہے۔ متکبر خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ تکبر گناہوں کی جڑھ اور گناہوں میں سے پہلا گناہ ہے۔ جو روئے زمین پر کیا گیا۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر خاکساری اختیار کریگا۔ خدا اسکو بلند کریگا۔ اور جو تکبر کریگا۔ خدا اسے نیچا دکھائیگا۔ ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ اور ایک دوسرے کو چھوٹا اور ادنیٰ خیال کر کے اسکی تحقیر مت کرو۔ خدا کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی اور راستباز ہو۔ نسلی امتیاز اس کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔ تمہاری گفتگو معقول اور مدلل ہو۔ اور بیہودہ گفتگو سے اجتناب کرو۔ اور پورے طور پر اپنے تمام قویٰ کے ساتھ خدا کے احکام کی اطاعت کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الوداعی پیغام کو پہنچانے کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت سے چند نصائح ذکر کرتا ہوں۔ جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے اس وقت لکھی تھی۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ کہ آپ کی وفات کا وقت قریب آ چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(۲) "تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کریگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلینگی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق ہے۔ اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا۔ اور بدبختی اسکو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اسکے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئینگے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلینگی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کرینگی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائینگے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(۳) "اے سننے والو سنو۔ کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں۔ نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اسکی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔"

(۴) "اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکی ہیں۔ انکی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں۔ نہ اسکے بعد کوئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی سچائی ایسی تھی۔ جو اسمیں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے.... اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اسمیں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔ اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔

اور اس میں کوئی کثافت اور کجی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپ کی جماعت کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستہ پر لانا۔ اور تمام دنیا کے باشندگان کو پیغام الٰہی پہنچانا۔ اور آسمانی بادشاہت کا زمین پر قائم کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام بہت مشکل ہے اور ہم بہت کمزور ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ہمارے پاس وہ وسائل بھی نہیں جو ہمارے مخالفین کے پاس ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جس مشن کو لیکر ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ خدائے قادر و توانا کا مشن ہے جس کا لوگوں کے دلوں پر پورا تصرف ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے ہم تو اس کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہیں

فتح کے حصول کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس وصیت میں فتح کے حصول کا طریق بتا دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے گوہر مقصود کو اسی وقت پا سکتے ہیں۔ جبکہ ہمیں ۱۔ خدا پر پختہ ایمان ہو۔ جو کہ زندہ خدا ہے۔ اور اس کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں سے اب بھی ہمکلام ہوتا ہے جیسا کہ وہ پہلے ہوتا تھا۔ ۲۔ قرآن مجید کے کامل کتاب ثابت کرنے سے کہ اب وہی زندہ الہامی کتاب ہے۔ جس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو اور ہر حالت کے متعلق مکمل تعلیم موجود ہے۔ ۳۔ اس امر کے ثابت کرنے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں اور وہ زندہ اور کامل نبی ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ صرف آپ کے پیرو ہی روحانیت کے اعلیٰ مقامات کو حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ ۴۔ یہ کہ ان تینوں امور کا زندہ اور قطعی ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس زمانہ میں آپ ہی وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے تمام دنیا پر یہ ثابت کیا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہماری کتاب قرآن مجید زندہ کامل کتاب ہے اور ہمارا نبی محمد صلعم ایک زندہ نبی ہے۔

اگر تم ان چاروں باتوں پر اپنی تبلیغ کی بنیاد رکھو گے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کسی دوسرے مذہب کا پیرو تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور تم ہر میدان مقابلہ میں مظفر و منصور ہو گے۔ اس لئے تم کبھی ناامید مت ہو۔ اگر لوگ تمہاری باتوں کو آج نہیں سنتے۔ تو وہ کل ضرور سنیں گے۔ حق حق ہی ہے۔ خواہ لوگ اسے قبول کریں یا نہ کریں۔ اگر خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلام تمام دنیا میں پھیلے گا۔ اور دنیا کی قومیں اسلام کے سائے میں پناہ لیں گی۔ اور خدا کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں جو پوری نہ ہو۔ تو پھر کیوں ہے جو خدا کی مرضی کو پورا ہونے سے روک سکے

موجودہ جنگ اور اسلام

موجودہ جنگ۔ اتحادیوں کی فتح اور دوسرے انقلابات جو دنیا میں ہو رہے ہیں۔ یہ ہماری صداقت کا ایک نشان ہیں۔ اور اس بات کی علامت کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ دو ہزار برس ہوئے۔ حضرت عیسیٰ ع نے پیشگوئی کی کہ ان کی آمد ثانی کے وقت سخت جنگیں ہونگی ان کے چھ سو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ یاجوج ماجوج کی جنگیں مسیح موعود کے ظہور کے وقت ہوں گی۔ اور حضرت مسیح موعود نے با علام الٰہی دنیا کو خبردار کر دیا کہ اب ان مصائب اور جنگوں کا وقت قریب آ گیا ہے۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے امام جماعت احمدیہ کو موجودہ جنگ کے تمام عظیم الشان واقعات کے متعلق پہلے سے اطلاع دیدی۔ آپ کو شاہ بلجیم کے ہتھیار ڈالنے کا علم دیا گیا۔ برطانیہ کی نہایت کمزوری کی حالت اور فرانسیسی گورنمنٹ سے اتحاد کی درخواست کا علم دیا گیا۔ اور یہ کہ درخواست کے بعد چھ ماہ تک برطانیہ پھر قوت حاصل کرے گا۔ پھر شمالی افریقہ میں جنگ کے آثار چڑھاؤ۔ اور آخر میں اتحادیوں کی فتح کا نقشہ دکھایا گیا۔ پھر ۱۹ اپریل ۱۹۴۱ء کو جبکہ جرمنی کے برطانیہ پر حملہ کرنیکا خطرہ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر کھولا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی فوجیں برطانیہ کی طرف ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ جزائر برطانیہ کی حفاظت کا انتظام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور میں خواب ہی میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کا فائدہ برطانیہ کی فتح میں ہے۔ اب کوئی شخص دیانتداری سے ان خوابوں کی جانچ میں شک نہیں کر سکتا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اتحادیوں کی فتح کے متعلق خدا نے خوابوں کا یہ سلسلہ یونہی دکھایا۔ خدا تعالیٰ نے یہ خوابیں اس لئے دکھائیں تا ان کا پورا ہونا دنیا کی تمام قوموں کے لئے احمدیت کی صداقت کا ایک ثبوت ہو۔ اور وہ جانیں کہ ہمارا خدا۔ ایک زندہ خدا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعائیں سنتا۔ اور ان سے ویسے ہی بولتا ہے جیسے وہ پہلے بولا کرتا تھا۔ قرآن مجید کے کمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ ہونے کے متعلق تمہارے دلوں میں شک نہ گزرے۔ اور عیسائیوں کا اپنے سوشل سسٹم اور مخالفت اسلام قوانین پر فخر کرنا تمہیں دھوکہ نہ دے۔ انہوں نے اسلام کی انسٹی ٹیوشن طلاق پر صدیوں اعتراضات کئے۔ اور کہا کہ یہ ازدواجی زندگی کے لئے زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے۔ اور اخلاق کا ستیاناس کرتی ہے۔ حالانکہ اسلام نے طلاق کو اسی وقت جائز قرار دیا ہے۔ جبکہ شادی شدہ فریقین کا خاوند بیوی کے طور پر اکٹھے رہنا محال ہو۔ اور انہوں نے انجیل کی تعلیم پر فخر کیا کہ زنا کے بغیر طلاق نہونی چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زنا خوب پھیلا۔ اور انکی مجالس قانون ساز نے طلاق کا قانون پاس کیا۔ اور چرچ کو ان کے پیچھے چلنا پڑا۔ اب ان کی حالت یہ ہے کہ وہ شادی جسے مقدس معاہدہ سمجھا جاتا تھا۔ اب بے قیمت چیز رہ گئی ہے۔ جسٹس چارلس نے بہت سی طلاقوں کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ طلاق اتنی آسان اور ارزاں ہو گئی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جب فریقین شادی کرتے ہیں۔ جسے مقدس معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ تو وہ ذرہ نہیں سوچتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اس مقدس معاہدہ کی کوئی قیمت ہی نہیں رہی۔ اور یہ ملک کی انتہائی بدقسمتی کی علامت ہے۔

پولیٹیکلی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ڈاکو اور لٹیرا کہا۔ اس لئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی اہل مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کر کے مدینے آ گئے۔ اور آپ کے بالمقابل جنگ کا اعلان کر دیا۔ تو آپ نے سب سے پہلے یہ تدبیر کی۔ کہ اہل مکہ کی شام سے تجارت بند کی اسلئے آپ نے آنے جانے والے قافلوں پر حملہ کی اجازت دیدی۔ گویا ان کا Blockade کر دیا۔ صدیوں عیسائیوں نے آپ کے اس فعل پر اعتراض کیا۔ مگر آج یہ اپنے آپ کو مہذب کہنے والی قومیں اس نتیجہ پر پہنچی ہیں کہ سب سے مؤثر ہتھیار ظالم دشمن کو زیر کرنے کے لئے Blockade ہے۔ اب یہ فعل ڈاکہ یا لٹیرا پن نہیں کہلاتا بلکہ بلاکیڈ اور Contra Band کہلاتا ہے۔ جس کے ماتحت نیوٹرل ممالک والوں کے جہاز بھی لوٹ لئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں ایسی اشیاء ہوں جو کسی طرح جنگ میں کام آ سکتی ہوں۔ اور دشمن کے تجارتی جہازوں کو جو غلہ وغیرہ سے لدے ہوئے ہوں سمندر میں ڈبو دینا ایک قابل فخر کام شمار کیا جاتا ہے

یورپین احمدیوں کو کیا کرنا چاہیئے

پس ان کے اعتراضات اور تنقید سے مت گھبراؤ اور پادریوں کے نقش قدم پر مت چلو۔ جو لوگوں کو خوش کرنے کیلئے اپنی مسلمہ الہامی کتاب کے احکام کو بدل رہے ہیں۔ خوب صدق ہمت سے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچاؤ اور اس اصل پر مضبوطی سے قائم رہو۔ کہ اگر کوئی شخص باوجود تمہارے حق بتا دینے کے غلط راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ اگر تم خود حق اور راستی پر قائم رہو گے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کی تمام قوموں کو ایک برادری میں لانا چاہتا ہے۔ مسیح موعود ع کے ہندوستان سے ظہور کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہندوستان پولیٹیکل دنیا میں سب ملکوں سے متاخر شمار کیا گیا تھا۔ ایک دو ملین آبادی والے ملک تو آزاد تھے۔ لیکن ہندوستان باوجود چار سو ملین نفوس کے کامل آزادی حاصل نہ کر سکا۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انبیاء کو ایسے لوگوں سے یا ایسے ملکوں میں بھیجتا ہے جو اہل دنیا کی نظر میں ضعیف و کمزور اور ادنیٰ ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ ع بنی اسرائیل سے ظاہر ہوئے جو سب سے کمزور اور ادنیٰ قوم خیال کی گئی تھی۔ پھر حضرت عیسیٰ ع ناصرہ کی بستی علاقہ گلیل سے ظاہر ہوئے۔ جو یہود کی نظروں میں اتنی ذلیل و حقیر تھی کہ وہ کہتے تھے کہ گلیل کے علاقہ سے کوئی نبی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں مبعوث ہوئے۔ جنہیں سب سے زیادہ غیر مہذب خیال کیا جاتا تھا۔ بلکہ انہیں حیوان بلکہ انسان سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ان انبیاء کے ظاہر ہونے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کے روحانی راہنما اور معلم بنا دیا۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح موعود ع کو ہندوستان سے جو پولیٹیکلی سب ملکوں سے ادنیٰ درجہ پر خیال کیا جاتا تھا اس لئے ظاہر کیا۔ تا اسے دنیا کی تمام قوموں کا روحانی سنٹر بنائے

اسلئے میں ہندوستانی ممبران جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ تم دوسری قوموں کے لئے اس زمانہ میں خدا کے گواہ ٹھہرائے گئے ہو۔ لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو۔ نیز دوسرے ملکوں کے ممبروں کو بھی تقویٰ۔ راستبازی۔ اور اخوت کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ انگریز ممبروں سے میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے والے افراد کے مصداق ہو۔ اسلئے اگر تم استقامت اور تقویٰ اور نیکی میں اپنے اہل وطن کے لئے اچھی مثال قائم کرو گے۔ جو تمہارے بعد اس جماعت میں داخل ہونگے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر دیگا۔ اور تمہاری اولادوں میں برکت ڈالیگا۔ اور تمہارا نام عزت و تعریف کے ساتھ دنیا کے آخر تک یاد کیا جائے گا۔

دعا

آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس مفوضہ کام کے سرانجام دینے کے لئے آسمان سے ہماری نصرت فرمائے اور ہماری کوتاہیوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور ہم پر اور ہمارے دوستوں بلکہ تمام بنی نوع پر اپنا رحم نازل کرے۔ اور ان لوگوں کو بھی جو ابھی سیدھے راستہ سے دور ہیں۔ اپنی جانب سے الہام کرے۔ تا وہ بھی سچے مذہب اسلام کو قبول کریں۔ آمین ٭

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لنڈن

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی بیمار ہیں۔ (۲) حبیب اللہ صاحب سپاہی دہلی میں بیمار ہیں۔ (۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کافی عرصہ سے کراٹینہ افریقہ میں بیمار ہیں۔ (۴) ملک محمد سعید۔ محمد خاں صاحب منصور پوری عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۵) محمد اسماعیل صاحب موچی دروازہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ ایک سال کے عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ غلام محمد صاحب انبالہ شہر دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۷) عائشہ بی بی ہمشیرہ مولوی محمد امیر صاحب سکرٹری تبلیغ بھاکا بھٹیاں بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تقرر امیر

جماعتہائے احمدیہ حلقہ چانگریاں (سابق حلقہ چونڈہ) ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس حلقہ کیلئے مولوی غلام رسول صاحب ساکن چانگریاں کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

تقرر امین

آئندہ کے لئے سید حکیم محمد ابراہیم صاحب کو امین جماعت احمدیہ انبالہ چھاؤنی مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۵ رجنوری - برما کے محاذ سے خبر آئی ہے کہ بروز چہار شنبہ دوپہر کے وقت برطانی اور ہندوستانی فوج اکیاب کے جزیرہ میں اتر گئی - دشمن نے کوئی مقابلہ نہیں کیا - اس نے یہاں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر رکھی تھیں - اور کثیر تعداد میں سرنگیں بچھا رکھی تھیں - مگر ان سب رکاوٹوں کو دور کر دیا گیا - اکیاب اور فال پوآئنٹ کے درمیان جہاں دو روز قبل ہماری فوج اتری تھی - چار میل چوڑا سمندر ہے اتحادی بمباروں نے سیام کے دارالسلطنت بنکاک کے پاس ایک اہم ریلوے پل پر حملہ کیا - جس سے پل کا تین سو گز ٹکڑا گر کر دریا میں جا گرا - اس سے جاپانیوں کو بہت نقصان پہنچا - کیونکہ اسی رستہ سے برما میں لڑنے والی جاپانی فوجوں کو رسد و غیرہ پہنچتی ہے

چنگنگ ۵ رجنوری - ایک چینی اعلان مظہر ہے کہ چینی فوجوں نے شمالی کوانگسی کے ایک اہم مقام یعنی سیانگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے مغربی یونان میں بھی ایک اہم مقام چینیوں نے دشمن سے چھین لیا ہے - بہت سے جاپانی سپاہی لڑائی میں مارے گئے - کویہ ٹنگ پر چینی فوجوں کے قبضہ کی خبر کل دی جا چکی ہے آٹھ ماہ ہوئے اتحادی فوجوں نے برما روڈ کو کھولنے کے لئے سالوین کی جو مہم شروع کی تھی وہ کوآنشگ پر قبضہ کے بعد ختم ہو گئی ہے -

واشنگٹن ۵ رجنوری - امریکن ہوائی جہازوں نے لوزان کے پاس دو روز میں ۳۵ مزید جاپانی جہاز غرق کر دئے - ان میں ۲۵ سامان اور فوجیں لے جانے والے اور ایک طیارہ بردار جہاز تھا - اس کے علاوہ منیلا کے پاس دشمن کے ایک بڑے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا - بیس ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے - فارموسا میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی گئی -

لنڈن ۵ رجنوری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۴۴ء میں اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اس کے مقبوضات پر پانچ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن بم برسائے - ان میں سے نصف جرمن کارخانوں پر گرائے گئے -

لنڈن ۲۵ رجنوری - مغربی محاذ پر آرڈینز کے علاقہ میں اتحادی فوجیں تین طرف سے دشمن پر حملے کر رہی ہیں - پہلی امریکن فوج دشمن کے شمالی بازو کے وسطی علاقہ میں پندرہ میل لمبے محاذ پر بڑھ رہی ہے - یہ تمام علاقہ جنگلوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں سے پٹا پڑا ہے - اور یہاں بلا کی سردی پڑ رہی ہے پھر بھی دونوں فوجیں لڑ لڑ کر کٹ رہی ہیں -

لنڈن ۵ رجنوری - اٹلی میں ریوینا کے شمال مغرب میں جرمنوں نے بڑے زور کے جوابی حملے کئے - مگر انہیں روک کر کینیڈین دستے دو میل آگے بڑھ گئے -

لنڈن ۵ رجنوری - بوڈاپسٹ میں جرمن شمال مغرب کی طرف سے اپنی فوجوں کو مدد پہنچانے کی کوششیں برابر کر رہے ہیں - کل بھی کثرت سے ٹینک اور پیدل دستے میدان میں لائے - روسیوں نے پچاس جرمن ٹینک اور توپیں برباد کر دیں اور ۱ ہزار جرمن کھیت رہے -

لنڈن ۵ رجنوری - برطانی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ امریکہ میں اس وقت عجیب عجیب سوال دریافت کئے جا رہے ہیں مثلاً یہ کہ مغربی محاذ پر امریکی فوجوں کے مقابلہ میں برطانی فوجوں کی تعداد کتنی ہے برطانی فوجیں کتنے میل لمبے چوڑے محاذ پر لڑ رہی ہیں - جنرل منٹگمری کیا کر رہا ہے، وغیرہ وغیرہ

لنڈن ۵ رجنوری - اندازہ ہے - کہ اس وقت مغربی محاذ کے شمالی سیکٹر میں ۲۲ ڈویژن اتحادی فوج لڑ رہی ہے اور سارے محاذ کے تین چوتھائی علاقہ میں ۴۴ ڈویژن جرمن فوج لڑ رہی ہے - محاذ کے مغربی حصہ میں سات ڈویژن فرانسیسی فوج ہے - گویا اس محاذ پر اتحادی فوج کی کل تعداد ۷۳ ڈویژن ہے -

ماسکو ۵ رجنوری - سوویٹ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۴۴ء میں تیس لاکھ جرمن سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے - اور ۱۵ لاکھ ۴۳ ہزار قید کئے گئے - نارمنڈی پر اتحادی فوجیں اترنے کے بعد فرانس بیلجیم اور ہالینڈ میں سات لاکھ ۵۶ ہزار جرمن قید کئے گئے -

لنڈن ۵ رجنوری - یوگوسلاویہ کے بادشاہ پیٹر نے مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کے ساتھ طویل کانفرنسوں کے بعد ریجنسی کے حق میں دست بردار ہونا منظور کر لیا ہے اب یوگوسلاویہ میں کونسل آف ریجنسی قائم ہوگی - جس کے تین ممبر ہوں گے - وزیر اعظم مارشل ٹیٹو ہوں گے - شاہ موصوف اپنے لوگوں کی خواہش کے بغیر ملک میں واپس نہ آئینگے -

لنڈن ۵ رجنوری - اندازہ کیا گیا ہے مارشل رنسٹیڈ نے جو حملہ کیا تھا - اس میں اسے کامیابی تو ہوئی نہیں - البتہ اسے بیس ہزار سپاہی - چار سو ٹینک اور چھ سو ہوائی جہازوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے -

واشنگٹن ۵ رجنوری - امریکن گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۴۴ء میں امریکہ نے ۹۶۳۶۹ ہوائی جہاز تیار کئے ہیں -

ایتھنز ۵ رجنوری - جنرل پلاسٹراس نے یونان میں نئی گورنمنٹ قائم کر لی ہے جنرل موصوف خود ہی وزیر اعظم - وزیر جنگ نیز بحری اور ہوائی محکموں کے انچارج ہوں گے - کل یونانی گوریلوں نے بعض مکانوں کی چھتوں پر سے برطانی ٹینکوں پر سرنگیں پھینکیں +

کانڈی ۵ رجنوری - جنوبی مشرقی ایشیا کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اراکان میں اکیاب کے جزیرہ پر پوری طرح قبضہ کر لیا گیا ہے - ہندوستانی و برطانی سپاہی بجروں اور جہازوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اترے - اور ایک گولی چلائے بغیر قبضہ کر لیا - یہ جزیرہ تکونی شکل کا ہے - بارہ میل لمبا اور بیچ میں سے ۱۱½ میل چوڑا ہے - اکیاب کی بندرگاہ برما میں تیسری بڑی بندرگاہ ہے اور یہ شہر پانچواں بڑا شہر ہے - جنگ سے قبل اس کی آبادی تیس ہزار تھی - ہر سال چٹاگانگ کے علاقہ سے تقریباً نو ہزار لوگ چاولوں کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے یہاں آیا کرتے تھے

واشنگٹن ۵ رجنوری - جزیرہ لیٹے میں جاپانیوں کے جانی نقصان کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ ایک لاکھ اکیس ہزار جاپانی یہاں مارے جا چکے ہیں - کل امریکن بمبار فارموسا پر صبح سے دوپہر تک حملے کرتے رہے - جنگی جہازوں سے اڑ کر اتحادی ہوائی جہازوں نے سماٹرا کے شمالی حصہ میں جاپانی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا

لنڈن ۵ رجنوری - مغربی محاذ پر لیسٹونے کے پاس دشمن سخت جوابی حملے کر رہا ہے - اس محاذ پر جرمنوں کے ٹینک ڈویژنوں کی تعداد دس ہے - شمالی السس میں ا سے کافی پیچھے دھکیل دیا گیا ہے - تیسری امریکن فوج کے مقابل پر جرمن مزید ٹینک ڈویژن لے آئے ہیں -

لنڈن ۵ رجنوری - اٹلی میں فائنز اکے شمال میں آٹھویں فوج کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے - دریائے سینیو کے کنارے کا آدھا علاقہ دشمن سے خالی کرا لیا گیا ہے -

جموں ۵ رجنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وائسرائے کی خواہش پر وزیر اعظم کشمیر سر بی - این راؤ کی خدمات دو ماہ کے لئے حکومت ہند کے سپرد کی گئی ہیں - اس عرصہ میں خان بہادر مرزا جعفر علی قائم مقام وزیر اعظم کی حیثیت سے کام کریں گے - سر راؤ حکومت ہند کے ایک نئے ٹیکس کا مسودہ تیار کریں گے

مدراس ۵ رجنوری - حکومت کوشش کر رہی ہے - کہ صوبہ مدراس میں گندم کا استعمال ہونے لگے - تا چاول کا خرچ کم ہو جائے - ایک خاص افسر مقرر کیا گیا ہے - جو لوگوں کو گندم پکا کر کھانے کی ترکیب سکھائے گا - رعایتی نرخوں پر گندم مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے - اور اس کے لئے گورنمنٹ تیس لاکھ روپیہ کا خسارہ برداشت کرے گی -

ڈلہوزی ۵ رجنوری - یہاں زبردست برف باری ہو رہی ہے - کل شام تک قریباً تین فٹ برف پڑ گئی -

قاہرہ ۵ رجنوری - مصر کی وزارت مالیات کے دفتر میں برطانیہ اور مصر کے مابین ایک نئے مالیاتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے -

دہلی ۵ رجنوری - حکومت ہند نے اخباروں کو پوسٹ شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے - بشرطیکہ وہ اخباری کاغذ پر دوتہوں میں شائع نہ کئے جائیں

سٹاک ہالم ۵ رجنوری - سویڈن کی حکومت نے جاپانی باشندوں پر بہت سی پابندیاں لگا دی ہیں - جاپانی خاص اجازت حاصل کئے بغیر کسی تفریح گاہ میں نہیں جا سکتے